ادارہ

افکار و تاثرات ____________ قارئین بنام مدیر

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم،مزاج گرامی۔

(۱) ملک میں آپ کی سیاسی، سماجی اور مذہبی حیثیت کے متعلق کسی قسم کا ابہام نہ ہے، خاص طور پر صوبہ سرحد میں آپ، اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۲) مغرب نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگوں کی انتقامی کاروائی (دہشت گردی ختم کرنے کی آڑ میں) شروع کررکھی ہے اس وقت دنیا میں جہاں کہیں بھی لڑائی ربدامنی ہے، وہ صرف مسلمان ملکوں میں ہے۔

(۳) آج ''نوائے وقت'' کے ایک مضمون میں ''پاکستان کے خلاف ''گریٹ گیم'' ازباما کے لیے عراق یا افغانستان نہیں، پاکستان بڑا مسئلہ ہے'' صدر بش یعنی بلی تھیلے سے باہر آگئی ہے۔ہم زمینی حقائق پر نظر کریں۔مثلاً

(۴) جنگ عظیم دوم کے اختتام سے پہلے مغرب کا ہر ملک ایک دوسرے کے خون کا پیاسا تھا لیکن بعد میں ایسے گھی شکر ہوئے کہ کسی ملک کی سرحد پر ایک گولی بھی نہیں چلائی گئی۔ بلکہ NATO اور یورپین یونین تشکیل ہوئیں اور مغرب نے جنگ ایشیاء اور افریقہ کی طرف دھکیل دی ہے۔

(۵) مغرب کے خفیہ ہاتھ ہر وقت نئے سے نیا کھیل کھیلتے ہیں۔پاکستان میں سیاستدانوں کو اقتدار کی جنگ میں الجھایا ہوا ہے اور اسی آڑ میں اپنا ''کام'' خاموشی سے نکال رہے ہیں۔حکومت والے اپنی کرسی بچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔اور دوسرے کرسی گرانے کے طریقے ڈھونڈتے ہیں، عوام کو کئی ایک اژدھے نگل رہے ہیں۔

(۶) یہ کیا افسانوی نظریہ ہے کہ قتل وغارت کر کے اور بدامنی پھیلا کر ''امن'' قائم کیا جائے۔

خیر اندیش: میر غلام رسول

بلاک الحسین، رسول نگر ضلع گوجرانولہ

مخدوم زادہ ذی قدر حضرت راشد الحق سمیع صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے۔

اس دن آپ سے اور حضرت استاد سے ملاقات واستفادہ اور علمی وادبی مجلس نے بہت نفع پہنچایا۔ ''الحق'' کا

تازہ شمارہ پڑھا، اس بار کا ''الحق'' نہایت ہی شاندار و جاندار ہے، ہر مضمون کا انتخاب ماشاء اللہ ! بہت موزون اور بروقت ہے ''الحق'' کا یہی معیار ہونا چاہیے اور اس کو مزید آگے بڑھنا چاہیے۔

آپ کا ذاتی کالم، استاد مکرم کی حرمین شریفین میں پہلی حاضری کی آٹھویں قسط، مفتی غلام قادر کی تحریر ''مروجہ اسلامی بینکاری'' کا ایک جائزہ، مولانا ذاکر حسن کا مضمون ''اسلامی بینکاری اور علماء کی ذمہ داری'' شہکار اور علمی اور ادبی تحریریں ہیں۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کی علمی، ادبی، تاریخی اور تصنیفی کاوشوں کے سلسلہ میں برادر عزیز سید حبیب اللہ شاہ حقانی نے آغاز کار کر دیا ہے پہلی قسط اسی ہفتہ ماہنامہ ''الحق'' کے لیے بھیج دی جائے گی۔ مشن اور اہداف کے لحاظ سے یہ سلسلہ ترجیحی طور پر ماہنامہ ''الحق'' میں چلنا چاہیے۔

استاد مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی سوانح پر کام کرنا چاہتا ہوں، ایک ضخیم نمبر کی صورت میں بھی اور مختصراً اپنے منہج کے سوانح کی صورت میں بھی۔ آپ کی ممکنہ تعاون کی صورت میں کیا ہوگی۔

والسلام : (مولانا) عبدالقیوم حقانی

مہتمم جامعہ ابو ہریرہؓ ومدیر اعلیٰ ماہنامہ ''القاسم''

محترم جناب مولانا راشد الحق صاحب سمیع مدظلہ العالیہ مدیر الحق

سلام مسنون مع نیاز مقرون ! عرصہ دراز سے یہ فکر دامن گیر رہی کہ جناب سے رشتہ خط و کتابت قائم کرسکوں مگر ہمیشہ تقدیر ربانی تدبیر انسانی پر غالب رہی بقول حضرت علیؓ ۔ **عرفت ربی بفسخ العزائم**

آج یہ پہلی تحریر خواب تدبیر کی تعبیر ہے، مکاتیب سے غرض اصلاح بھی ہے اور تمنائے دل کی دارو گیری بھی، جناب کو کچھ لکھنا ''چھوٹی منہ بڑی بات'' کے مترادف ہے ہاں! ایک بات ضرور کہوں گا جو علی میاںؒ نے حضرت مدنیؒ کے متعلق لکھی تھی ''کہ بڑوں کے بارے میں کچھ لکھنا یا کہنا خود بڑا ہونے کی دلیل نہیں'' اس بات کا سہارا لیتے ہوئے چند بے ربط کلمات لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں آداب کی بجا آوری نہ ہونے پر ابتداء و منتہاء معذرت کا ملتجی ہوں ۔ گر قبول افتدز ہے عزو شرف --- عہد لاشعوری میں جو رسائل محورِ نگاہ ہوتے تھے ان سب میں ''الحق'' سرفہرست تھا سمجھ میں آیا یا نہ آیا، مطالعہ ترک نہیں کیا اسکا اثر یہ ہوا کہ آج اسکے مطالعے کے بغیر خیالات ادھورے رہتے ہیں، الحق کا انداز عالمانہ، اسلوب ادیبانہ، مزاج محدثانہ، افکار محققانہ اور منظر فقیہانہ الغرض امتزاج ہائے حسین کا مرقع ہے۔

گزشتہ شمارے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا سفرنامہ حجاز دیکھا جو پچاس ۴۵ سال قبل کی روداد حسین اور داستان آفرین ہے یہ ان ایام ماضیت کا تذکرہ ہے جس کی تصدیق کے لیے یہ ''مصرعہ'' کافی ہے ۔ یہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جوان تھا۔۔۔ جب حال یہی ہو اور تحریر کا محل، تاج محل ہی نہ ہو بلکہ وادی غیر ذی